امام ابنِ جریج القرشیؒ

(۸۰ھ ـــ ۱۵۰ھ)

عبدالرشید عراقی

ابن جریج کا شمار تبع تابعین کے اس زمرہ میں ہوتا ہے جنہوں نے تفسیر و حدیث کی تدوین و ترتیب میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ علم تفسیر میں ان کو ید طولیٰ حاصل تھا اور اپنے معاصرین میں اس فن میں ان کو امتیازی شان حاصل تھی۔

ان کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج تھا۔ ۸۰ھ میں مکّہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ (۱) مکّہ میں شعروادب اور فقہ وحدیث کا عام چرچا تھا۔ ابن جریج نے اپنی تعلیم کا آغاز شعروادب سے کیا اور عمر کا ایک حصّہ شعروادب کی وادی میں گزار دیا۔ جب عمر ڈھلنے لگی اور کہولت کے آثار شروع ہوئے تو علومِ دینیہ کی تحصیل کی طرف توجہ کی اور اس کے بعد پوری زندگی علومِ دینیہ کی تحصیل میں بسر کر دی۔

اساتذہ

جب ابن جریج علومِ دینیہ کی طرف متوجہ ہوئے تو اس وقت مکّہ معظمہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد امام عطاء بن ابی رباح کا چشمہ فیض جاری تھا۔ چنانچہ ابن جریج نے ان سے تفسیر' حدیث اور فقہ میں تحصیل کی۔ اس کے بعد آپ نے جن اساتذہ وشیوخ سے استفادہ کیا ان کے نام یہ ہیں: امام محمد بن شہاب زہری' امام نافع مولیٰ ابن عمرؓ ' ہشام بن عروہ' امام جعفر صادق' یحییٰ بن سعید انصاری' امام اوزاعی اور امام لیث بن سعد وغیرہ۔ (۲)

علم وفضل

علم وفضل کے لحاظ سے ان کا مرتبہ بہت بلند تھا' تمام علوم میں ان کو مکمل دسترس

حاصل تھی۔علمائے اسلام نے ان کے تبحر علمی کا اعتراف کیا ہے۔

حافظ ذہبی نے ان کو الحافظ اور احد الاعلام لکھا ہے۔ (۳)

امام احمد بن حنبل ان کو علم کا ظرف اور ان کے استاد عطاء بن ابی رباح اہل حجاز کا سردار کہتے تھے۔ (۴)

امام نووی فرماتے ہیں کہ:

''علمائے سلف وخلف نے ابن جریج کے علم وفضل اور مناقب کا کثرت سے ذکر کیا ہے۔اگر ان کو شمار کیا جائے تو شمار نہیں ہو سکتے''۔ (۵)

علم تفسیر

علم تفسیر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سرفہرست تھے۔ ان کا لقب ترجمان القرآن تھا۔تابعین میں حضرت ابن عباسؓ کے شاگرد حضرت عطاء بن ابی رباح ممتاز تھے۔ابن جریج حضرت عطاء بن ابی رباحؒ کے شاگرد تھے اور ۱۷ سال تک ان کی صحبت میں رہے تھے۔ان سے حضرت ابن جریج کو وافر حصّہ ملا تھا لیکن بعض ائمہ اسلام نے ان کی تفسیر پر زیادہ اعتماد نہیں کیا۔

حافظ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں کہ:

''ابن جریج نے تفسیر میں زیادہ صحت کا اہتمام نہیں کیا۔وہ ہر آیت کی تفسیر میں غلط صحیح ہر طرح کی روایات نقل کر دیتے ہیں''۔(۶)

علم حدیث

علم حدیث میں ان کا مرتبہ بہت بلند تھا اور ان کا شمار جامعین حدیث میں ہوتا ہے۔

حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں امام علی بن المدینی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:

''حدیث نبوی کی روایات کا دارومدار ۶ آدمیوں پر ہے' پھر ان ۶ آدمیوں کا علم ان کے درمیان سمٹ گیا جنھوں نے علم حدیث کی تدوین کی اور ان تدوین کرنے والوں میں ایک ابن جریج بھی ہیں''۔ (۷)

ابن جریج کا شمار جامعین حدیث میں ہوتا ہے۔ان کے دور میں مختلف شہروں میں

جن ائمہ اسلام نے حدیث کی تدوین کی ان کی تفصیل یہ ہے:
۱) ابن شہاب زہری (م۱۲۴ھ) نے مدینہ میں
۲) عبدالملک بن جریج (م۱۵۰ھ) نے مکّہ میں
۳) امام اوزاعی (م۱۵۷ھ) نے شام میں
۴) امام معمر بن راشد (م۱۵۳ھ) نے یمن میں
۵) امام سفیان ثوری (م۱۶۱ھ) نے کوفہ میں
۶) امام حماد بن سلمہ (م۱۶۷ھ) نے بصرہ میں
۷) امام عبداللہ بن مبارک (م۱۸۱ھ) نے خراسان میں
انہوں نے احادیث کے جمع وتدوین کے کام میں سبقت کا شرف حاصل کیا۔ (۸)

علمِ فقہ

علمِ فقہ میں بھی ان کو عبورِ کامل حاصل تھا۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ:
''شافعی طرزِ فقہ کی داغ بیل جن ائمہ نے ڈالی اس میں ابنِ جریج کا شمار بھی ہے۔ امام شافعی نے فقہ میں امام مسلم بن خالد زنجی سے استفادہ کیا تھا اور امام مسلم بن خالد امام ابن جریج سے مستفیض تھے''۔ (۹)

تصنیف

علمائے اسلام نے ان کو صاحب تصنیف لکھا ہے۔ امام نووی لکھتے ہیں:
اوّل من صنف الکتب ابن جریج وابن ابی عروبہ (۱۰)
''سب سے پہلے جن لوگوں نے الگ الگ عنوانات پر کتابیں تصنیف کی ان میں ابن جریج اور ابن ابی عروبہ سب سے مقدم ہیں''۔
ابن ندیم نے ان کی ایک کتاب ''کتاب السنن'' اور صاحب کشف الظنون نے ان کی ایک کتاب تفسیر کا ذکر کیا ہے۔ (۱۱)
اور صاحب شذرات الذہب علامہ ابن عماد حنبلی لکھتے ہیں:
اوّل من صنف الکتاب بالحجاز (۱۲)

''حجاز میں سب سے پہلے ابن جریج نے تدوین کا کام شروع کیا''۔

عادات واخلاق

آپ عادات واخلاق کے اعتبار سے بلند مرتبہ ومقام کے حامل تھے۔ بہت زیادہ عبادت گزار تھے۔ خشیت الٰہی کا ان پر بہت زیادہ غلبہ رہتا تھا۔ زہد و ورع کا پیکر تھے' بہت زیادہ سخاوت کرنے والے تھے اور اس کے ساتھ طبیعت میں بہت زیادہ نفاست تھی۔ (۱۳)

وفات

ذی الحجہ ۱۵۰ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔ (۱۴)

حواشی

۱) شذرات الذہب' ج ۱' ص ۲۲۶
۲) تہذیب التہذیب' ج ۶' ص ۴۰۴
۳) تذکرۃ الحفاظ' ج ۱' ص ۱۶۰
۴) تہذیب الاسماء واللغات' ج ۲' ص ۲۹۷
۵) تہذیب الاسماء واللغات' ج ۲' ص ۲۹۷
۶) اتقان' ج ۲' ص ۱۸۵
۷) تہذیب التہذیب' ج ۶' ص ۴۰۴
۸) اسلام میں سنت کا مقام' از مولانا عبدالغفار حسن عمرپوری' ص ۹
۹) تہذیب الاسماء واللغات' ج ۲' ص ۲۹۸
۱۰) تہذیب الاسماء واللغات' ج ۲' ص ۲۹۸
۱۱) تبع تابعین' ج ۱' ص ۲۳۸
۱۲) شذرات الذہب' ج ۲' ص ۲۲۲
۱۳) شذرات الذہب' ج ۲' ص ۲۲۲
۱۴) تذکرۃ الحفاظ' ج ۱' ص ۱۵۳

کلامِ اقبال

خودی کے ساز میں ہے عمر جاوداں کا سراغ
خودی کے سوز سے روشن ہیں امتوں کے چراغ
یہ ایک بات کہ آدم ہے صاحب مقصود
ہزار گونہ فروغ و ہزار گونہ فراغ!